37784-نفاس کا خون کونسا ہے ؟

سوال

ایک عورت کا اسقاط حمل ہوا تو کیا اسے کے لیے روزہ رکھنا جائز ہے یا وہ کچھ دیر انتظار کرے گی ؟

پسندیدہ جواب

نفاس والی عورتوں کے لیے روزہ رکھنا جائز نہیں ، اور نہ ہی اس کا روزہ صحیح ہے بلکہ اس پر نفاس کی وجہ سے چھوڑے ہوئے روزوں کی قضاء ہوگی ۔

نفاس اس خون کو کہتے ہیں جو ولادت کے سبب سے خارج ہوتا ہے ۔

جب اسقاط حمل کروایا جائے تو اسے نفاس شمار نہیں کیا جائے گا لیکن جب ایسا حمل ساقط کروایا جائے جس میں بچہ کی تخلیق مکمل ہو چکی ہو اور وہ واضح شکل اختیار کر چکا ہو ۔

اور تخلیق کا عمل اسی (80) یوم سے قبل شروع نہیں ہوتا کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(تم میں ہر ایک کی تخلیق اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس یوم تک جمع ہوتی ہے پھر اتنی ہی مدت میں خون کو لوتھڑا بنتا ہے ، اور پھر اتنی ہی مدت بعد گوشت کا ٹکڑا بنتا ہے ، پھر اللہ تعالی ایک فرشتے کو چار کلمات کے ساتھ بھیجتے ہیں ، اور اسے کہا جاتا ہے کہ اس کے اعمال ، اور اس کا رزق ، اور اس کی عمر ، اور وہ شقی ہوگا یا نیک بخت ، پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے) صحیح بخاری حدیث نمبر (3208) ۔

تو اس حدیث سے یہ علم ہوتا ہے کہ حمل میں انسان کئی ایک مراحل سے گزرتا ہے :

چالیس دن تک تو نطفہ رہتا ہے ، پھر چالیس دنوں تک جما ہوا خون کا لوتھڑا ، اور پھر چالیس دن میں گوشت کا ٹکڑا ، اور پھر ایک سو بیس یعنی چار ماہ کے بعد اس میں روح پھونکی جاتی ہے ۔

اور تخلیق مضغۃ یعنی گوشت کے ٹکڑے کے مرحلے میں شروع ہوتی ہے اس سے پہلے نہیں کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

{اے لوگو! اگر تمہیں مرنے کے دوبارہ اٹھنے میں کوئی شک وشبہ ہے تو سوچو ہم نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ سے پھر جمے ہوئے خون سے ، پھر گوشت کے ٹکڑے سے جو تخلیق شدہ تھا اور تخلیق شدہ نہیں تھا سے ، ہم تم پر یہ ظاہر کر دیتے ہیں} الحج (5) ۔

تو اللہ تعالی نے مضغۃ کا وصف مخلقۃ اور غیر مخلقۃ ذکر کیا ہے ، کہ مخلقۃ سے وہ بچہ مراد ہے جس پیدائش واضح اور شکل وصورت نمایاں ہو جائے ، ایسے بچے میں روح پھونک دی جاتی ہے ۔

اور غیر مخلقۃ سے وہ بچہ مراد ہے جس کی شکل وصورت واضح نہ ہو اور اس میں روح نہ پھونکی جائے بلکہ قبل ازوقت ہی ساقط ہو جائے ۔

تو اس بنا پر ہم یہ کہیں گے :

وہ عورت جس کا اسقاط کروایا گیا ہے اگر تو اسقاط حمل اسی (80) یوم سے قبل تھا تو اس سے آنے والا خون نفاس شمار نہیں ہوگا ، بلکہ وہ استحاضہ کا خون شمار کیا جائے گا جس کی وجہ سے نماز روزہ منع نہیں بلکہ اسے ہر نماز کے لیے وضوء کر کے نماز ادا کرنی ہوگی ۔

اوراگراسقاط روح پھونکے اورحرکت کے بعد کروایا گیا ہے یعنی چارماہ کے بعد تواس سے آنے والاخون نفاس شمار ہوگا ۔

اوراگراسقاط اسی (80) یوم کے بعداورچارماہ سے قبل کروایا گیا توپھر ساقط ہونے والے بچے کودیکھا جائے گا کہ اگر تواس کی تخلیق مکمل یعنی سر ہاتھ پاؤں بن چکے تھے توپھر اس سے آنے والاخون نفاس کا خون ہے ، اوراگر تخلیق مکمل نہیں ہوئی توپھر استحاضہ ہوگا ۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب : "الدماء الطبیعیۃ للنساء "میں کچھ اس طرح کہا ہے :

اورنفاس اس وقت ثابت ہوگا جب انسان کی تخلیق واضح ہوچکی ہو، لھذا اگرچھوٹے کوہی ساقط کردے جس میں انسان کی تخلیق واضح نہ ہوئی ہو تویہ نفاس کا خون نہیں ، بلکہ وہ رگ کا خون ہوگا جس کا حکم بھی استحاضہ کا حکم ہے ۔

اورانسان کی تخلیق واضح ہونے کی کم ازکم مدت ابتداء حمل سے اسی (80) یوم ہیں ، اورغالبا نوے (90) یوم ۔ اھ

دیکھیں کتاب : الدماء الطبیعیۃ للنساء صفحہ (40) ۔

نفاس والی عورت پاک ہونے تک نمازاورروزہ ترک کرے گی اورجیسے ہی خون سے پاک ہو غسل کرکے نمازادا کرے گی اورچھوڑے ہوئے روزوں کی قضاء بھی ۔

اوراگراسے نفاس کا خون چالیس یوم سے زیادہ آئے اورزیادہ آنے والے خون اگراس کی ماہواری کی عادت کے موافق ہو تواس حائضہ شمار کیا جائے گا ، لیکن اگرماہواری کے موافق نہ ہو تواس زائد خون کواستحاضہ شمار کرتے ہوئے غسل کرکے نمازادا کرے گی اورجوروزے چھوڑے تھے ان کی قضاء بھی کرنا واجب ہے ، اورجوکچھ پاک صاف عورتیں کرتی ہیں وہ بھی وہی کام کرے گی ۔

آپ مزید تفصیل دیکھنے کے لیے سوال نمبر (37662) کے جوابات کا بھی مطالعہ کریں ۔

واللہ اعلم.